آزادی کی خوشی

ایک بھیڑیا بہت دُبلا پتلا تھا۔ ایک دفعہ وہ سڑک کے کنارے جا رہا تھا۔ دو تین روز سے اسے کچھ کھانے کو نہ ملا تھا۔ اس لئے بھوک سے اس کا بُرا حال ہو رہا تھا۔ تھوڑی دور جا کر اسے ایک موٹا تازہ کُتا ملا۔

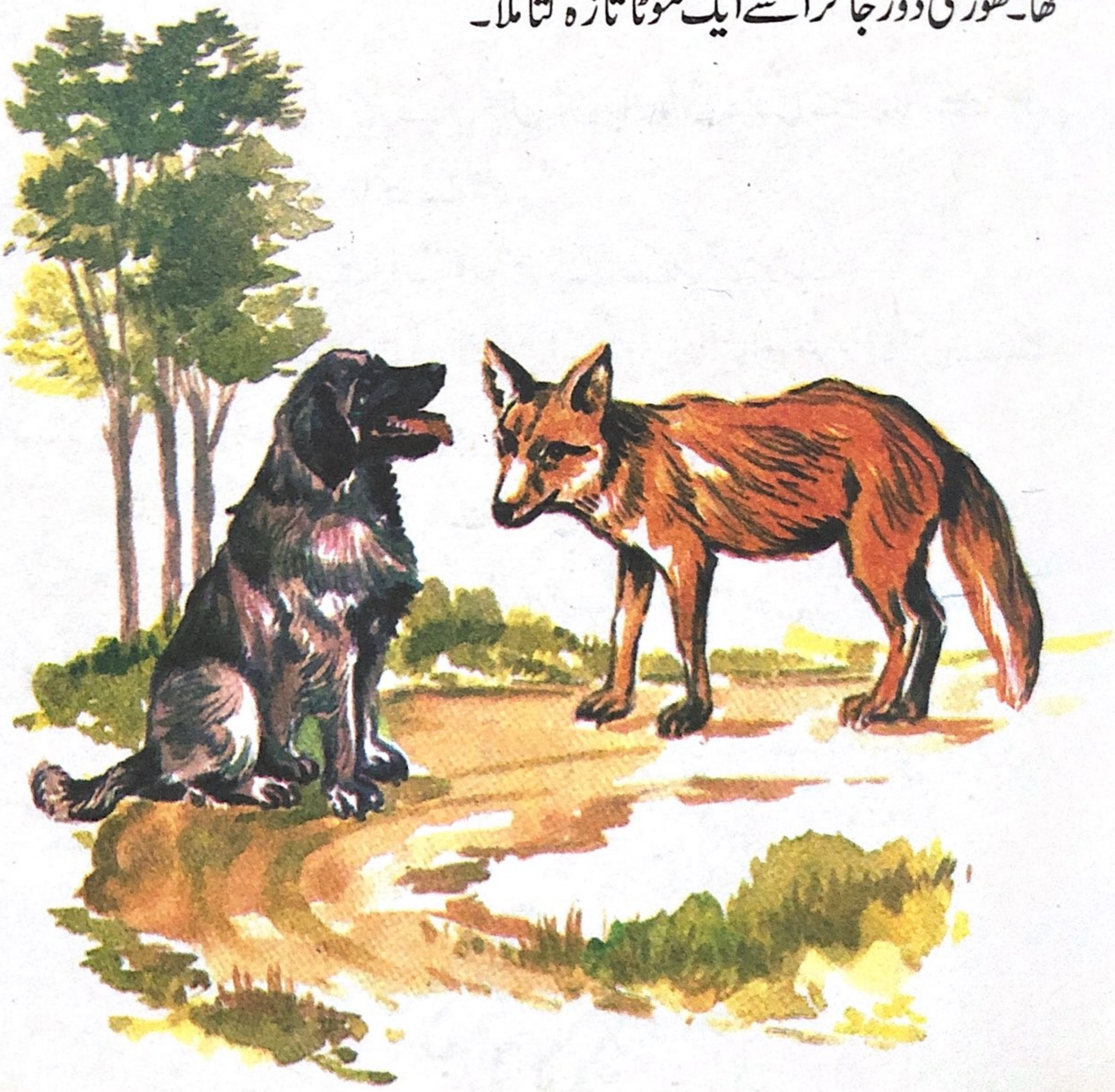

کُتے نے بھیڑیے کو دیکھ کر کہا ''کہو بھائی بھیڑیے، مزاج تو اچھا ہے؟ تم اس قدر دُبلے کیوں نظر آتے ہو؟ کیا کچھ کھانے پینے کو نہیں ملتا؟

بھیڑیے نے ایک ٹھنڈا سانس بھر کر کہا ''کیا کہوں بھائی! کچھ پوچھو نہیں۔ ہاں، تم اپنی کہو۔ تمہاری تو خوب گزر رہی ہے؟ خوب موٹے تازے ہو رہے ہو۔ معلوم ہوتا ہے روز عمدہ عمدہ کھانوں پر ہاتھ مارتے ہو۔ کیوں ہے نا ٹھیک بات؟''

کُتے نے جواب دیا۔ ''میں اپنے مالک کے گھر کی رکھوالی کرتا ہوں۔ اس لئے وہ مجھے کھانے کو بہت اچھا دیتا ہے۔ اگر تم بھی یہ کام کرنے لگو تو تم کو بھی کھانے پینے کی کچھ کمی نہ رہے گی۔''

کھانے کا نام سن کر بھیڑیے کی جان میں جان آئی۔ خوشی سے بولا ''مجھے منظور ہے۔ مہربانی کر کے مجھے بھی ساتھ لے چلو۔''

کُتے نے کہا ''اچھا چلے آؤ۔'' اور بھیڑیا کُتے کے ساتھ ہولیا۔

چلتے چلتے بھیڑیے کو کُتے کی گردن پر ایک گول سا نشان نظر پڑا۔ اس نے کُتے سے پوچھا ''کیوں بھائی، تمہاری گردن پر یہ نشان کیسا ہے۔''

کُتا بولا ''یہ نشان اس پٹے کا ہے جو دن بھر میرے گلے میں پڑا رہتا ہے۔ دن کو مجھے زنجیر سے باندھ دیا جاتا ہے۔ مگر میں رات کو کھلا پھرتا ہوں۔ آؤ، سوچتے کیا ہو؟ اب گھر تھوڑی ہی دور رہ گیا ہے۔''

بھیڑیے نے کہا ''نا بھائی! مجھے یہ کام پسند نہیں۔ میں آزادی کی خوشی کو بھوک کی تکلیف سے اچھا سمجھتا ہوں۔''